بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ شرح مکالمہ بینی وبین بعض المعقولین در قدرت حق تعالیٰ بر اخبار عن غیر الواقع

اما بعد- بندہ اسعد اللہ مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور معا نگار ہے کہ میں ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۴۶ھ کو حکیم الامۃ مجدد الملۃ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم ہناؤ بہ برکاتہ کی خدمت میں زیارت کیلئے حاضر ہوا تھا مجلس مبارک میں مسئلہ "توسیع قدرت" کا ذکر آگیا میں نے استفادۃً کچھ دریافت کیا جناب موصوف نے جواب عطا فرمایا میں نے جواب کو ضبط کرنیکا ارادہ کیا مگر حسنِ اتفاق سے ماہ ذی القعدہ ۱۳۴۶ھ کے رسالہ النور میں اس مسئلہ پر چند سطور جناب موصوف سپرد قلم فرما چکے تھے۔ اس لئے میں نے ان سطور کی شرح جناب موصوف کی اجازت سے کر دی اور سوال وجواب کو بھی اسی میں منضم کر دیا۔ شرح کہیں عربی میں ہے کہیں اردو میں۔ عربی میں یا تو متن کے عربی ہونیکی وجہ سے ہے یا دقت مضمون کی وجہ سے۔ المکالمۃ بینی وبین بعض المعقولین لم یذکر اسمہ اکراما لہ وصونا لہ عن الافتضاح فی قدرۃ الحق تعالیٰ علی الاخبار عن غیر الواقع بالکلام اللفظی الحادث المرکب من الاصوات والحروف قیدبہ احترازا عن الکلام النفسی القدیم الذی لیس من جنس الاصوات والحروف لان القدرۃ علی الاخبار عن غیر الواقع بالکلام النفسی مسلوبۃ اتفاقاً اما لانہ صفۃ واحدۃ لیس بخبر ولا انشاء فی حد ذاتہ فی الازل وانما یتکثر بالنسبۃ الی الخبر والانشاء باختلاف التعلقات والاضافات وذلک فی مالا یزال کما ہو مذہب بعض الاشاعرۃ وہو عبد اللہ بن سعید القطان وجماعۃ من المتقدمین واما لانہ صفۃ قدیمۃ قائمۃ بذاتہ ثابتۃ لہ تعالیٰ بالضرورۃ المطلقۃ الذاتیۃ فکنت اثبتہا ای القدرۃ مع نفی الوقوع ای نفی وقوع الاخبار عن غیر الواقع بالکلام اللفظی وکان بعض المعقولین ینفیہا ای القدرۃ ایضا قال النافی ای بعض المعقولین مدعیا۔ اللہ تعالیٰ کے قول مایبدل القول لدیّ سے اسکی نفی ہوتی ہے قال المثبت مجیباً اس سے صرف وقوع کی نفی ہوتی ہے کیونکہ مایبدل القول فرمایا گیا ہے اور تبدیل القول وقوع الاخبار عن غیر الواقع ہے اور اس سے قدرت کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ لایمکن ان یبدل القول اور مایفید ہذا المعنی نہیں فرمایا گیا اور اسمیں کلام نہیں کیونکہ فریقین قدرت وقوع الاخبار عن غیر الواقع کو ممتنع بالغیر کہتے ہیں وقوع کی نفی فریقین کے نزدیک متفق علیہ ہے لہذا محل نزاع نہیں بن سکتی

لہ خلافا للحنابلۃ فانہم یقولون بقدمہ جہلا اوعنادا کما ہو المشہور فلا تشبہ علی جہل ما نقل عن بعضہم ان جلد المصحف والغلاف ازلیان وتشبہ علی عنادہم انہم اذا حیث تالوا الاصوات والحروف مع توالیہا وترتب بعضہا مع بعض ضرورۃ انہا اعراض حادثۃ- مشروط حدوث بعضہا بانقضاء البعض لان امتناع التکلم بالحرف الثانی بدون انقضاء الحرف الاول بدیہی والاتصاف بما ہو من علامات الحدوث من التالیف والانزال فی التنزیل وکونہ عربیا وکونہ علما

لعۃ ابرا لحجۃ فی زمانہا فخلیقا بل واللہ اعلم بالصواب فالاسلم ان لایشنع علیہم بکذا مستفید من الماتن مدظلہ والکرامیۃ قائلون (بقیہ بر صفحہ آئندہ)

وحاصلہ ان التقریب لیس بتمام لان الدعوی نفی القدرة والدلیل نفی الوقوع واین ہذا من ذاک۔ اگرچہ اسی کلام سے منطقی صاحب کا
استدلال کا جواب ہوگیا تھا لیکن تتمیماً للفائدہ وسداً لباب المقال ارشاد فرمایا اور نفی وقوع مستلزم نفی امکان وسلب قدرت کو نہیں کیونکہ
ان میں علاقہ لزوم کا نہ ہونا اجلی بدیہیات سے ہے البتہ واقعات اور مقدورات میں عموم وخصوص مطلق ہے جیساکہ مقدورات و معلومات
میں عموم وخصوص مطلق ہے لیکن نفی خاص مستلزم نفی عام نہیں۔ فان نفی الانسان مثلاً لا یستلزم نفی الحیوان فانقطع النافی عن ہذا
الدلیل السمعی وترک التعرض فکانہ سلم واعترف ان نفی دلیلہ النقلی لا ینتہض حجة علی القائلین بالقدرة ولو جاءت بدلیل عقلی ولو کان
ضعیفاً مثل استدلالہ بالدلیل النقلی وکان من شانہ ان یاتی بہ بعد ما عجز عن اثبات مدعاہ بالدلیل النقلی لانہ کان مدعا طالباً للمثبت بانیاً
بہ فترک منصب الادعاء وغصب منصب الانکار والسوال فقال المثبت اجابة لمسئولہ تعویلاً علی کونہ علی الحق۔ پہلے یہ مقدمہ سمجھ لیا جاوے کہ یہ
گفتگو کلام لفظی میں ہے کیونکہ کلام نفسی میں اخبار عن غیر الواقع کا عند الفریقین ممتنع بالذات ہونا تقریر بالا سے معلوم ہوچکا ہے جسکو جمہور مخلوق
مانتے ہیں۔ اور حادث و دال علی الصفة الازلیة کہتے ہیں تو اس قدرة علی الاخبار عن غیر الواقع بالکلام اللفظی کی (جسکا مشہور عنوان طائفہ
میں اسوقت امکان کذب ہوگیا ہے جو بوجہ موحش وموہم للعوام ہونیکے قابل ترک ہے، کیونکہ عوام الناس امکان کذب کو بمعنی احتمال کذب سمجھتے
ہیں اور احتمال کو مطلق امتناع کے مقابل مانتے ہیں یعنی یہ سمجھتے ہیں کہ کذب (نعوذ باللہ منہ) باری تعالیٰ کے کلام میں محتمل ہے نہ ممتنع
بالذات ہے اور ممتنع بالغیر۔ تو اس عنوان میں افساد عقائد عوام ہے نیز اسی عنوان سے مبتدعین اپنے جاہل اتباع کو بہکاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ
قائلین توسیع قدرت (عیاذاً باللہ) خدا تعالیٰ کو کاذب کہتے ہیں اور فعلیت و وقوع کذب کے قائل ہیں۔ فنشکو بثنا وحزننا الی اللہ
وہو المستعان علی ما یصفون ولعنة اللہ علی الکاذبین ولا ریب ان فی ہذا العنوان بالنسبة الی العوام شائبة من سوء الادب عاذنا
اللہ منہ وان کان خالیاً عنہا بالنظر الی الخواص والعلماء والطلبة فانہم یفہمون حقیقتہ وقد نہی المتکلمون عن اطلاق خالق القردة والخنازیر
علیہ تعالیٰ مع انہ خالقہا وخالق کل شئ۔ لہذا اس عنوان کو ترک کردینا چاہئے اور اس مسئلہ کا عنوان مسئلة القدرة علی الاخبار عن
غیر الواقع بالکلام اللفظی یا مسئلہ توسیع القدرة ہونا چاہئے حقیقت یہ ہوئی کہ ایک ایسا قضیہ پیدا کردینا مقدور ہے
جس کا محکی عنہ بوقت حکایت واقع نہ ہو۔ حضرت حکیم الامة مجدد الملة مدظلہ کو اس تقریر کو سپرد قلم فرماتے وقت ایک شبہ پیش آیا جسکا
جواب جملہ معترضہ کے طریقہ پر بین القوسین تحریر فرمایا شبہ کی تقریر یہ ہے کہ کلام لفظی حادث کا محل خدا تعالیٰ کی ذات تو ہو نہیں
سکتی فانہ یمتنع قیام الکلام اللفظی الحادث بذاتہ او ہو لیس بمحل الحوادث والا لزم حدوثہ وہو محال کما قالوا۔ تو لا محالہ اس کا
محل کوئی مخلوق ہوگا خواہ لوح محفوظ ہو یا لسان نبی ہو یا لسان جبرئیل ہو تو اس صورت میں اس کلام میں جس کے ساتھ زید وعمر
و متکلم ہوں اور کلام لفظی مصطلح میں کوئی فرق نہ رہیگا کیونکہ ان میں سے ہر ایک مخلوق من اللہ وحادث ہے اور ذات خداوندی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) بقدمہ ثم یقولون بقیامہ بذاتہ تعالیٰ مع حدوثہ وہو باطل کما تری۔ فتنبہ۔ یمتنع الکذب بالذات فی
الکلام اللفظی ایضاً علی قول الحنابلة فانہ عندہم کالکلام النفسی فی القدم فی الحالہ واللہ اعلم ۱۲ منہ +

عہ تصبہم بالذکر لان ہذہ المسئلة متعالیة عن افہام العامة ۱۲ منہ عہ فی التعبیر مسامحة فانہ لا یلزم فی الصدق ان یکون المحکی عنہ موجوداً
وقت الحکایة او تکون الحکایة ایجابیة لکن المراد بہ ظاہرہ غبار علیہ وہو ان حاصل القدرة المذکورة سکان خلق قضیة وحکایة لا تطابق المحکی عنہ وامثال ہذا المسامحة کثیرة فی مصنفات القوم ۱۲ منہ

کیساتھ قائم نہیں حالانکہ کلام زید وعمرو میں وقوع کذب بھی ہوتا ہے۔ لہٰذا نعوذ باللہ کلام لفظی میں بھی وقوع کذب کا قائل ہونا چاہئے ورنہ کلام زید وعمرو وکلام لفظی میں فرق بیان کرنا چاہئے جواب (البتہ یہ پیدا کرنا ایسی شان سے ہوگا جس سے کوئی مخلوق اس قضیہ کا متکلم نہ کہا جائے گو محل اسکا کوئی مخلوق ہی ہوگا اور یہ شان مجہول الکنہ ہے اور یہی فرق ہے اس کلام لفظی اور کلام زید وعمرو میں فافہم) یعنی کلام لفظی وکلام زید وعمرو میں فرق یہ ہے کہ اول کا پیدا کرنا اس شان سے ہے کہ اسکا متکلم کسی مخلوق کو نہیں کہا جاتا چنانچہ قرآن شریف کو کسی مخلوق کا کلام نہیں کہا جاتا۔ دیکھو شجرہ طور سے انی انا اللہ کی جو آواز مبارک سنی گئی تھی اس کا متکلم شجرہ کو نہیں کہا جاتا اور کلام زید وعمرو کا پیدا کرنا اس شان سے ہے کہ اسکا متکلم مخلوق کو کہا جاتا ہے۔ چنانچہ کلام زید کو کہا جاتا ہے اور کلام عمرو کا عمرو کو۔ البتہ اس شان پیدائش کی حقیقت و ماہیت سے ہم ناواقف ہیں وہذا القدر کاف فی الجواب ولا یجب علینا ان نحقق کنہ ہذا الشان۔ کاتب الحروف نے اس مضمون کو دوبارہ حضرت ماتن مدظلہ کی خدمت سامی میں پیش کیا تو اس وقت فرمایا کہ فرق کی کنہ تو معلوم نہیں لیکن آثار سے فرق کی دو وجہیں ہو سکتی ہیں۔ اما الاول فالکلام اللفظی ما خلقہ اللہ تعالیٰ لقصد ان یدل علی الکلام النفسی الازلی القائم بذاتہ وکلام زید وعمرو مخلوق منہ لا لہذا القصد واما الثانی فان محال الکلام اللفظی لا اختیار لہا فی التکلم بہ کما قالت الشجرۃ الطوریۃ انی انا اللہ بخلاف کلام زید وعمرو فانہما مختاران فی التکلم بہ۔ اس شبہ کے جواب کے بعد پھر اصل مضمون شروع ہوتا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔ "اس مقدمہ ممہدہ کے بعد میں پوچھتا ہوں کہ مثلاً جس وقت زید قائم نہ ہو اس وقت آیا قضیہ زید قائم کا پیدا کرنا ممکن ہے یا ممتنع اگر ممکن ہے تو مدعا ثابت اور اگر ممتنع ہے تو آیا ممتنع بالذات ہے" جسکی نقیض ممکن بالذات اور امتناع ذاتی کی وجہ سے بوجہ من الوجوہ بطریق من الطرق واقع ہو تو کیا ہوگا محتمل الوقوع و ممکن الوقوع بھی نہیں ہو سکتا یا ممتنع بالغیر جسکی نقیض واقع بالفعل ہے اور امکان ذاتی کیساتھ مجتمع ہو سکتا ہے اور بر تقدیر ارتفاع غیر اسکا امتناع بھی مرتفع ہو جاتا ہے اگر ممتنع بالغیر ہے بوجہ لزوم محذور وقوع کذب کے تو بھی مدعا ثابت ہے ہم کو اس سے انکار نہیں کیونکہ امتناع بالغیر کے تو ہم قائل ہیں۔ لیکن اس سے امکان بالذات کی نفی نہیں ہوئی لان الامتناع بالغیر یجتمع مع الامکان بالذات کما ہو اظہر من ان یخفی فان عدم العقل الاول ممکن بالذات وممتنع بالغیر علی رأی الفلاسفہ اور اگر ممتنع بالذات ہے تو اگر اسی حالت میں زید کھڑا ہو جاوے ولا ضیر فیہ فان البداہۃ تشہد بکونہ ممکنا بل واقعا بالاتفاق تو آیا اب بھی قضیہ زید قائم کا پیدا کرنا ممکن ہے یا نہیں اگر ممکن نہیں تو لازم آتا ہے کہ جیسے کذب پر قدرت نہیں ہو باطل فان العجز ینافی القدرۃ ونقص ینافی الکمال اور اگر ممکن ہے تو ممتنع بالذات ممکن کیسے ہو گیا کیونکہ انقلاب حقیقت محال ہے اور مستلزم محال محال ہوتا ہے لہٰذا معلوم ہو گیا کہ وقت عدم قیام زید قضیہ زید قائم کا پیدا کرنا ممتنع بالذات نہیں بلکہ ممکن بالذات ممتنع بالغیر ولکن لا ردنا

ے اشارۃ الی دقۃ ہذا المستفید من الماتن عم فیضہ ۱۲ منہ ے ربما حصل التخفیف فی مجہولیۃ کنہ ہذا الشان ۱۲ منہ ے لما اوردت علی الوجہ الثانی انہ لو فرض ان محل اللفظی مجبور لی التکلم لم یتحقق ہذا الفرق اجاب عنہ الماتن مدظلہ بانہ لنا ان لا نقول بعموم المحل ونخصہ بما لیس فیہ صفۃ الاختیار اصلاً کاللوح المحفوظ والشجرۃ الطوریۃ او نقول بعمومہ کما ہو الارجح بشرطین قصد اللہ تعالیٰ الدلالۃ علی الکلام النفسی وعدم کونہ من شطحیات الاولیاء المغلوبین المجذوبین صادرۃ لا عن الاختیار کقول الشیخ البسطامی قدس اللہ سرہ۔ سبحانی ما اعظم شانی وقول الحسین

فانتصر المثبت وبهت النافي وسكت فالحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه على اعلائه الحق وازهاقه الباطل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا ونعم ما قيل ان الحق يعلو ولا يعلى - کاتب الحروف نے یہ مسئلہ توسیع القدرۃ بحضرت مامن حکیم الامت مدظلہ کی خدمت میں پیش کیا تو یہ شبہ پیش کیا ان الکلام اللفظی حاک عن الکلام النفسی ومرآۃ له ویدل علیه لانه الموضوع علی الموضوع له فتجب المطابقة بين الموضوع والموضوع له فكما لا يمكن الكذب في الكلام النفسي كذا لا يمكن في الكلام اللفظي والا فات المطابقة او لزم امكان الكذب في الكلام النفسي وكلاهما ممتنع. اجاب عنها بان المطابقة تجب بين الكلام اللفظي الموجود فان الكلام في الفرضيات العقلية المحضة لا يحكي شيئا والكلام النفسي الموجود من الكلام اللفظي هو الصادق لا غير فان الكاذب منه ممتنع بالغير كما مر ولا وجود للممتنع. فلا ريب في المطابقة بين الصادق منه والكلام النفسي وان قيل ان الصادق ايضا يمكن بالذات ان يكون غير مطابق للواقع وان وجبت مطابقته للواقع بالغير فيلزم ان يكون الكلام النفسي ايضا كذلك لاجل المطابقة واللازم باطل فالملزوم مثله اجيب عنه بانه لا تجب المطابقة بين الكلام اللفظي الموجود والكلام النفسي من جميع الوجوه الا ترى ان الاول حادث غير قائم بذاته والثاني قديم قائم بذاته تعالى فيمتنع الكذب في الاول امتناعا بالغير لان ذاته لا تابى عن امكان الكذب بالذات ويمتنع الكذب في الثاني امتناعا بالذات لانه صفة الله تعالى الحقيقية الازلية الثابتة له القائمة به بالضرورة المطلقة لذاته والله اعلم وليحفظ ان البحث عن امثال هذه المسئلة ليس من داب اكابرنا لانه يمكن ان يجر الى القول بما لا ينبغي في الذات والصفات لكنهم كتبوا على سبيل المنع ودفع الاعتراضات الواردة من جهة المخالفين فالاحسن ان لا يبحث عنها الا لدفع وليعلم ان لما تم ما فيه سمي هذا الشرح بالمسائلة في شرح المكالمة وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين -

ع لكن ان يجاب عنها بجواب آخر وهو ان الكلام اللفظي لا يدل دلالة وضعية بل يدل دلالة عقلية كدلالة الاثر على المؤثر ولا يلزم من امكان الكذب في الاثر امكانه في المؤثر فان من قال زيد ليس بقائم وهو قائم وراء الجدار يدل على وجود اللافظ القائل دلالة عقلية ولا يقدح في الدلالة كون القضية كاذبة وهو مستنبط من حاشية العلامة عبد الحكيم السيالكوتي على الخيالي منه ١٢ منه طيب فيه نظر فانه يدل على وجود الكلام لا على وجوب صدق الكلام وهو المدعى دون الاول وما يخطر في البال ان يقال ان الكلام النفسي ان كان في الازل خبرا فما الدال الكلام اللفظي وان لم يكن خبرا في الازل بل كان واحدا بسيطا غير متكثر ومتعدد ومنشا التكثر والتعدد عند التعلقات والاضافات لم يمكن فيه الكذب لو بالذات لان امكان الكذب فرع كون الكلام خبرا والله اعلم بالصواب واليه المرجع والمآب ١٢